50058- بوڑھا شخص پیشاب کنٹرول نہ کرسکے تو نماز روزہ کی ادائیگی کس طرح ہوگی ؟

سوال

میرے والد صاحب کی عمر تقریبا ایک سو پچاس برس ہے اور تقریبا وہ اپنی یاداشت کھو چکے ہیں، لیکن بعض اوقات ہمیں پہچان لیتے ہیں اور بعض اوقات نہیں پہچانتے، ان آخری برسوں میں وہ اپنا پیشاب بھی کنٹرول نہیں کرسکتے بلکہ ہم دن میں کئی باران کا لباس تبدیل کرتے ہیں تو کیا عدم طہارت کے باوجود وہ نماز ادا کرینگے، اور کیا ہم انہیں روزہ رکھنے دیں ؟

پسندیدہ جواب

آپ کے والد کی عقل و یاداشت اور
ادراک کے اعتبار سے ان کا حکم بھی مختلف ہوگا، اگر تو وہ اپنی یاداشت اور عقل کھو
بیٹھیں تو انہیں طہارت و نماز اور روزہ کا حکم نہیں دیا جائیگا اور اگر ان کی علق
اوریاداشت موجود ہو تو انہیں بغیر کسی مشقت کے اپنی استطاعت شرعی امور کا مکلف ٹھرایا
جائیگا.

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ
سے درج ذیل سوال کیا گیا :

یاداشت کھو جکنے والے اور پاگل و
مجنون شخص اور بچے پر روزہ واجب ہے یا نہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"اللہ سبحانہ و تعالی نے بندے پر
عبادات اس صورت میں فرض کی ہیں جب وہ وجوب کی اہلیت رکھتا ہو، یعنی وہ عقل مند ہو
اور اشیاء کا ادراک کرسکے، لیکن جس شخص میں عقل ہی نہیں اس پر عبادات لازم نہیں.

تو اس طرح مجنون شخص پر لازم نہیں،
اور نہ ہی چھوٹا بچہ جو تمیز نہیں کرسکے اس پر لازم ہیں، یہ اللہ سبحانہ و تعالی
کی رحمت سے شامل ہوتا ہے، اور اسی طرح وہ معذور جس کی عقل خراب ہو لیکن وہ مجنون کی
حد تک نہ پہنچے، اور اسی طرح وہ بوڑھا شخص جس کی یاداشت جاتی رہے، جیسا کہ اس سائل
کا کہنا ہے، تو ایسے شخص پر نہ تو روزہ واجب ہوتا ہے اور نہ ہی نماز اور نہ ہی طہارت؛
کیونکہ یاداشت کھونے والا شخص اس بچے کی طرح ہے جو تمیز نہ کرسکتا ہو.

تو اس طرح اس سے تکلیف ساقط ہو جائینگی
اور اسے نہ تو طہارت لازم ہوگی اور نہ ہی نماز اور نہ ہی روزہ، اور رہا مسئلہ اس
کے مال میں مالی واجبات کا تو یہ اس کے مال میں واجب ہونگے چاہے وہ اس حالت میں ہی
ہو تو مثلا زکاۃ اس کے ولی الامر اور ذمہ دار پر اس کے مال سے ادا کرنا واجب ہوگی؛
کیونکہ زکاۃ کا وجوب مال سے تعلق رکھتا ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان
ہے :

**{آپ ان کے مالوں میں سے صدقہ لے
لیجئے جس کے ذریعہ سے آپ ان کو پاک صاف کردیں اور ان کے لیے دعا کیجئے بلاشبہ آپ کی
دعا ان کے لیے موجب اطمنان ہے اور اللہ تعالی خوب سنتا ہے خوب جانتا ہے}** التوبۃ (
103).

اللہ تعالی نے یہ نہیں فرمایا : " ان
سے لو " اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی معاذ رضی اللہ تعالی عنہ کو جب یمن
کی طرف بھیجا تو فرمایا :

" انہیں یہ بتاؤ کہ اللہ سبحانہ و
تعالی نے ان پر ان کے اموال میں زکاۃ فرض کی ہے، جو ان کے غنی اور مالدار لوگوں سے
لے کر ان کے غریب اور فقراء کو واپس کیا جائیگا "

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہ فرمایا : ان کے اموال میں زکاۃ ہے " اگرچہ وہ مال کے مالک سے ہی لی جاتی ہے.

بہر حال مالی واجبات اس حالت والے
شخص سے ساقط نہیں ہونگے، لیکن باقی بدنی عبادات مثلا نماز، طہارت، اور روزہ اس طرح
کے بے عقل شخص سے ساقط ہو جائینگی "

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن
عثیمین (19) سوال نمبر (40).

شیخ رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال بھی
دریافت کیا گیا :

ایسے شخص کے متعلق روزہ رکھنے کا حکم
کیا ہے جو کچھ مدت تو عقل وہوش رکھتا اور کچھ وقت اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھتا ہو،
یا ایک روز اول فول بکتا ہوا اور دوسرے روز صحیح کلام کرے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"حکم علت کے اعتبار سے ہو گا، جن
اوقات میں وہ صحیح اور عقل اور ہوش وحواس رکھتا ہو اس پر روزہ فرض ہے ، اور جن
اوقات میں وہ مجنون اور اول فول بکنے والا ہو اس پر روزہ نہیں ہو گا، اگر فرض کریں
کہ وہ ایک یوم مجنون ہوتا ہے اور ایک روز صحیح اور عقلمند تو جس یوم میں وہ صحیح ہو
اس دن کا روزہ رکھنا لازم ہو گا، اور جس روز وہ صحیح اور علقمند نہیں اس دن کا روزہ
رکھنا لازم نہیں "

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن
عثیمین (19) سوال نمبر (43).

واللہ اعلم .